اشاعت اسلام کے چند اسباب

(از مولوی ہارون الرشید ارشدؔ مئوی الہ آبادی (منشی کامل) متعلم مدرسہ رحمانیہ)

تشنگی کے وقت اگر کوئی چشمۂ شیریں نظر آجاتا ہے تو تمام لوگ اسکی طرف اپنی توجہ کو منعطف کردیتے ہیں اور اس سے سیراب ہونے کیلئے اپنی تمام امکانی کاوشوں کو صرف کردیتے ہیں۔ اسلام نے جب روشن آفتاب بنکر تیرگیٔ عالم کو کیقلم دور کیا۔ اس زمانہ میں صنم کدہ آذر کی عزت و وقعت نے عامۃ الناس کے قلوب پر جگہ اپنی حاصل کرلی تھی اس زمانے کے لوگ اگر سفاکی میں یکتائے زمانہ تھے تو بدکرداری میں بھی بےنظیر لیکن اسلام ہی کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس نے بدوؤں کو انسان بناکر ان کے قدموں میں تخت قیصر اور سر پر کسریٰ کو ڈالدیا ہم اپنے مضمون میں اس چیز کو بیان کرینگے کہ ایسے وقت میں اسلام کیوں ہمہ گیر ہوگیا اور سکے عیسائیت و یہودیت نیز بت پرستی جو عرب میں ہر چہار جانب اپنا قبضہ کئے ہوئے تھے کیونکر معدوم ہوگئے ؟

اشاعت اسلام کی پہلی وجہ یہ ہے کہ اسلام دنیا میں اسوقت پر تو افگن ہوا جبکہ دنیا میں تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ ادیان عالم عقلائے کے نزدیک کچھہ وقعت نہ رکھتے تھے بلکہ طائفۂ عقلا ان سے بالکل بیزار اور طلب حق میں سرگرداں تھے۔ طائفۂ عقلائے نے جب احکام اسلام کو سنا تو انہوں نے شریعت اسلامیہ کو انوکھا اور ستھرا دین دیکھا۔ اسکی تعلیم کو اہل عالم کیلئے مفید پایا پھر کیونکر وہ مسلمان نہ ہوں اسکی مثالیں چند اصحاب رضی اللہ عنہم کے واقعات میں ملاحظہ کریں۔

حضرت ابوذر غفاری کو دین حق کا بیحد انتظار تھا۔ جب بعثت نبوی کی خبر سنی تو خود پاپیادہ مکہ آکر رسول اللہ میں تمام شرائط رسالت دیکھتے ہوئے مشرف با سلام ہوگئے۔

حضرت عثمانؓ ذالنورین خلیفہ سوم کی نیکی کا پتہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ لوگو میں وہ شخص ہوں کہ جس نے حالت کفر میں بھی اپنی عصمت کو ملوث بزنا نہیں کیا۔ قبل از اسلام کفار کی حالت جو کچھ تھی وہ سب ظاہر ہے مگر اس وقت میں بھی جناب عثمانؓ ان خرافات سے محفوظ رہے۔ ابوبکر صدیقؓ نے جب اسلام کی طرف آپ کی رہنمائی کی تو آپ مسلمان ہوگئے۔ کیوں کیا وجہ تھی ؟ یہی اور صرف یہی کہ یہ مذہب سچا اور من جانب اللہ تھا۔ اور لوگوں کے دلوں میں فوراً جگہ حاصل کرلیتا تھا۔

حضرت ابوبکر قبل از اسلام بہت بزرگ مہذب صفائی پسند اوصاف حمیدہ سے متصف زہد و اتقا کی تصویر نیکیوں کا سرچشمہ تھے آپ کو وہ شرف اسلام میں حاصل ہوا جو کسی کو نصیب نہ ہوا یعنی آپ ہی وہ شخص ہیں جو سب سے پہلے مسلمان ہوئے آپ نے جب غور کیا تو معلوم ہوگیا کہ واقعی یہ مذہب دین حنیف کے بالکل مطابق ہے اور اسی دین کو عقل سے گہرا تعلق ہے چونکہ جویندگان حق سے آپ بھی تعلق رکھتے تھے اسلئے بلا چون وچرا دامن اسلام میں آپ نے پناہ حاصل کرلی۔

حضرت سلمان فارسی کی جستجوئے حق اور رسول اللہ میں تمام علامات نبوت دیکھکر اسلام لانا حقانیت اسلام کی

بے نظیر دلیل ہے۔

(۲) قبل از اسلام عرب بت پرستی کا مرکز تھا۔ عیسائی و یہودی بھی عبادت اصنام کو شعار بنا چکے تھے۔ لیکن اسوقت ایسے لوگ بھی تھے جو کہ صنم کدہ آزر کو بازیچۂ اطفال سمجھتے تھے۔ اپنے دین کی نسبت صرف دین حنیف کی طرف کرتے تھے۔ مگر سچا دین وہ بھی تلاش کرتے تھے۔ زید ایسی جماعت کے ایک فرد تھے ان کو حقیقی مشرب کی تلاش تھی جس سے وہ اپنی تشنگی کو دور کریں مگر افسوس کہ یہ خیال ان کیساتھ ہی چلا گیا اور انہیں کامیابی نہ ہوئی مگر ان کے نیک سرشت فرزند سعید نے اپنی مراد قلبی کو حاصل کر لیا یعنی جب احکام اسلام ان گوش گذار ہوئے تو انہوں نے اس کو لبیک کہا اور صدق دل سے مسلمان ہو کر اسکی محبت کا دم بھرنے لگے۔

(۳) وہ نیک دل عیسائی کہ محبت، دلسوزی، خلوص اور ہمدردی انکا خاصہ فطری ہے انکا خیال تعصب سے پاک ہے۔ اثبات حق ابطال کذب انکا اصل اصول ہے۔ دنیاوی حشمت وجاہ کو بیت العنکبوت تصور کرتے ہیں اپنی شرافت قومی کو حق کیلئے ہاتھوں سے دیدیتے ہیں۔ کذب و طمع سازی کو بازیچۂ اطفال سمجھتے ہیں ان کو جب عطر اسلام کی بھینی بھینی خوشبو نے کیف سرور سے ہم آہنگ کر دیا تو وہ اپنی زبان سے بیساختہ کہہ اٹھے کہ واقعی اسلام دین حق ہے اور یہ اس سیراب کن شہر کا ایک چشمہ ہے جس سے حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام نکلے تھے اور وہ مشرف باسلام ہو گئے اسکی نظیر شہر بُصریٰ کا مشہور راہب بحیرا ہے ملسکتی ہے کہ اس نے حضور کو دیکھتے ہی حضور کے نبی آخر الزماں ہونے پر یقین کر لیا

اس دعوے پر دوسری دلیل ہم ورقہ بن نوفل کو پیش کرسکتے ہیں گو کہ وہ اسلام کے قبل ہی دنیائے دنی سے دار البقا کیطرف روانہ ہو گئے مگر آپکے کلام سے مترشح ہے کہ اگر آپ زندہ رہتے تو ضرور مشرف باسلام ہو جاتے۔ پہلی وحی کے بعد حضرت خدیجہؓ کی معیت میں آنحضور ان کے پاس جاکر پورا قصہ بیان فرماتے ہیں تو ورقہ کہتے ہیں کہ کاش اسوقت میں زندہ رہتا جب کہ آپ کی قوم آپ کو شہر بدر کر دیگی تو میں آپ کا مدد و معاون ہوتا۔ اس قول سے یہ مفہوم واضح طور پر نکلتا ہے کہ اگر وہ زندہ رہتے تو مسلمان ہو جاتے۔ تو اس خیال کے جتنے لوگ تھے وہ اسلام پر فدا ہو گئے۔

(۴) گو کہ طائفہ یہود نے آنحضور کی مخالفت میں قطعاً کوتاہی سے کام نہ لیا بلکہ حی بن اخطب اور کعب بن اشرف (جو کہ علاوہ سردار یہود ہونیکے بہت بڑے فاضل تھے) نے بہانتک اسکیم تیار کر لی تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے نیست و نابود کر دیا تاکہ تمام فتنے فساد اٹھ جائیں دیگر یہودیوں کی شرارت انہیں کی ایماء سے ہوا کرتی تھیں۔ مگر بروں کے ساتھ نیک لوگ بھی ہوا کرتے ہیں اسی طرح یہود میں بھی ایک حق پرست جماعت موجود تھی جو کہ اسلام کو سچا مذہب سمجھکر مسلمان ہو گئی۔ یہ لوگ عبد اللہ بن سلام اور ان کے رفقا تھے بخاری شریف میں حضرت عبد اللہ بن سلام کا واقعہ مفصل موجود ہے۔ جس سے یہودیوں کے تعصب اور عبد اللہ بن سلام کی ایمانی پختگی پر اچھی روشنی پڑتی ہے۔

دوسری حدیثوں میں عبد اللہ بن سلام کا قول یہ بھی ہے کہ جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو ایسا پہچانا جسطرح لوگ اپنے بچوں کو پہچانا کرتے ہیں ایک جگہ اور زیادہ توضیح ہے کہ بچوں میں شک ہو سکتا ہے مگر آپ کے نبی ہونے میں بالکل نہیں۔ اس قسم کے لوگ جب اسلام کی طرف آنے شروع ہو گئے تو اسلام کی اشاعت کافی طور پر ہوئی اور یہ ثابت ہو گیا کہ اسلام ہی حق مذہب ہے

کلمۃ اللہ ھی العلیا۔ (فقط)